السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مولوی مرتضیٰ حسن نے العدل مجریہ 7ستمبر 1927ء میں لکھاہے کہ

''قول خدااورحدیث رسول ﷺ حکم ہے ۔ حکم اورہوتاہے اوردلیل اور۔آدم کوسجدہ کرو۔ یہ حکم اپنے نفس کےلیے دلیل نہیں ہوسکتا جواس حکم کے واجب التعمیل ہونے کےلیے دلیل ہے وہ یہاں مذکورنہیں ۔ اس وجہ سے اس قول کو(جس کے ساتھ واجب التسلیم ہونے کی دلیل ذکرنہیں کی گئی) بلا دلیل تسلیم کرنا تقلید ہے ۔ اورشیطان نے اس حکم کوبلادلیل نہ مانا ۔ غیرمقلد ہوکرکافرومرتد ہوگیا ۔ ''ان کا یہ لکھناکس حدتک درست ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شیطان چونکہ بحکم آیتہ کریمہ

''أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ'' (الآیۃ)

اپنی ہوا کا مقلد ہے ۔

اورمولوی مرتضیٰ حسن صاحب کوشیطان کا مقلدین کے ساتھ ہونا ناگوار معلوم ہوا ۔ اس لیے انہوں نے اس کے غیرمقلد بنانے کی کوشش کی ۔ جس کی صورت انہوں نے یہ اختیارکی کہ تقلید کا معنی بدل دیا ۔ یعنی یوں کہاکہ اس قول کوجس کے ساتھ واجب التسلیم ہونے کی دلیل ذکرنہیں کی گئی ۔ بلا دلیل تسلیم کرنا تقلید ہے ۔ حالانکہ تقلید کا یہ معنی آج تک کسی نے نہیں کیا ۔ یعنی تقلید کی تعریف میں یہ کسی نے شرط نہیں کی کہ قول کے ساتھ اس کے واجب التسلیم ہونے کی دلیل ذکرنہ ہو ۔ بلکہ اگرقول کے ساتھ دلیل ذکرہومگروہ سمجھ میں نہ آئے اوراس حالت میں اس قول کوبغیر معرفت دلیل کے تسلیم کرلیا جائے توفقہاء کی تعریف کے مطابق یہ تقلید ہوگی ۔ کیونکہ فقہاء کے نزدیک تقلید یہ ہے کہ معرفت دلیل کے کسی قول کا لینا ۔ اوراگردلیل ذکر نہ ہومگرقول سنتے ہی دلیل کی طرف ذہن منتقل ہوجائے توایسی حالت میں اس قول کا تسلیم کرنا فقہاء کے نزدیک تقلید نہ ہوگی کیونکہ قول کوبغیر معرفت دلیل کے نہیں لیا ۔ غرض دلیل کے ذکر عدم ذکرکوتقلید کی تعریف میں کوئی دخل نہیں ۔ قول خدا کے واجب التسلیم ہونے کی دلیل چونکہ قائل کا خدا ہونا ہے جس کی طرف ہرایک کا ذہن فوراً منتقل ہوجاتا ہے ۔ اس لیے شیطان اگراس کو تسلیم کرتا تومقلد نہ ہوتا ۔ بلکہ نہ تسلیم کرنے کی صورت میں مقلد ہونا لازم آتا ہے ۔ چنانچہ شیطان نہ تسلیم کرکے بحکم آیہ کریمہ :

''أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ'' (الآیہ)

ہوا کا مقلد ہوگیا ۔

فتاویٰ ابن باز

جلد اول